

ہر چیز کے سرچشمہ کو تلاش کرنا چاہئے

<"xml encoding="UTF-8?">

مقدمہ :

امام ہادی علیہ السلام وہ امام ہیں جنہوں نے بہت زیادہ قید و بند میزندگی بسر کی ،حضرت کو شیعوں سے جدا کرکے ”عسکر“ نامی ایک فوجی علاقہ میں رکھا گیاتھا جس کی وجہ سے آپ کے بہت سے اقوال ہم تک نہیں پہنچ سکے ۔

بنی امیہ اور بنی عباس کا ایک بڑا جرم یہ بھی ہے کہ انہوں نے اہل بیت علیہم السلام اور عوام کے درمیان رابطہ کو قطع کردیا تھا ،اگر لوگوں کا رابطہ اہل بیت علیہم السلام سے قطع نہ ہوتا تو آج ہمارے پاس ان عظیم شخصیتوں کے اقوال کی بہت سی کتابیں موجود ہوتیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ امام باقر علیہ السلام اور امام صادق علیہ السلام کے دور میجو تھوڑی سی مہلت ملی اس میں بہت زیادہ علمی کام ہوا ۔لیکن بعد میں یعنی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے زمانہ سے پھر قید و بند کا سلسلہ شروع ہوگیا ۔بہرحال امام ہادی علیہ السلام کے کم ہی سہی مگر کچھ کلمات قصار ہم تک پہنچے ہیں ۔ اور مناسبت کی وجہ سے آج آپ کا ایک کلمہ قصار نقل کر رہے ہیں۔

متن حدیث :

خير من الخير فاعله واجمل من جميل قائله وارجح من العلم حامله والشر من الشر جالبه و احوال من الحول راکبہ

نیکی کو انجام دینے والا نیکی سے بہتر اور اچھی بات کہنے والا ہے چھے کلام سے بہتر ہے ،علم سے عالم افضل ہے ، شر کو انجام دینے والا شر سے بھی برا ہے اور وحشت پھیلانے والاوحشت سے بھی زیادہ وحشتناک ہے ۔

حدیث کی شرح :

امام علیہ السلام ان پانچ جملوں میں بہت اہم نکات کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں ،ان پانچ جملوں کے کیا معنی ہیں ؟ ان میں سے تین جملے نیکی کے بارے میں اور دو جملے شر کے بارے میں ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ امام علیہ السلام ایک بنیادی چیز کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہمیشہ ہر چیز کی اصل علت کو تلاش کرنا چاہئے ۔اگر نیکیاں پھیلانا اور اچھائیوں کو عام کرنا پیش نظر ہے تو پہلے نیکیوں کے سرچشمہ کو تلاش کرو ۔ اور اسی طرح اگر برائیوں کو روکنا چاہتے ہو تو پہلے برائیوں کی جڑ کو تلاش کرو۔نیکی اور بدی سے زیادہ اہم ان دونوں کے انجام دینے والے ہیں ۔سماج مییہ ہمیشہ مشکل رہی ہے اورآج بھی موجود ہے، کہ جب لوگ کسی برائی کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں تو کچھ افراد صرف معلول کو ہی دیکھتے ہیں اوراس کی علت کو تلاش کرنے کی

کوشش نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے وہ کامیاب نہیں ہو پاتے۔ وہ ایک کو ختم کرتے ہیں دوسرا اس کی جگہ پر آجاتا ہے۔ وہ دوسرے کو ختم کرتے ہیں تیسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ آخر ایسا کیوں؟ ایسا اس لئے ہوتا ہے کیونکہ وہ علت کو چھوڑ کر معلول کو تلاش کرتے ہیں۔ میں ایک سادی سی مثال بیان کرتا ہوں کچھ افراد ایسے ہیں جن کے چہروں پر مہاسے نکل آتے ہیں یا پھر کچھ افراد کے بدن کی جلد پر پھنسیاں نکل آتی ہیں ان حالات میں کچھ لوگ مرحم کو تلاش کرتے ہیں تاکہ یہ مہاسے یا پھنسیاں ختم ہو جائیں مگر کچھ لوگ اس حالت میں اس بات پر غور کرتے ہیں کہ بدن کی جلد کا تعلق بدن کے اندرونی نظام سے ہے لہذا اس انسان کے جگر میں ضرور کوئی خرابی واقع ہوئی ہے جس کی وجہ سے یہ مہاسے یا پھنسیاں جلد پر ظاہر ہوئے ہیں۔ بدن کی جلد ایک ایسا صفحہ ہے جو انسان کے جگر کے عمل کو ظاہر کرتا ہے۔ مرحم وقتی طور پر تو آرام کرتا ہے لیکن اگر اصلی علت ختم نہ ہو تو یہ مہاسے یا پھنسیاں دوبارہ نکل آتے ہیں۔ اسی طرح اگر انسان وقتی طور درد کو ختم کرنے کے لئے کسی مسکن دوا کا استعمال کرے تو صحیح ہے مگر ساتھ ساتھ اس کی اصل علت کو بھی جاننا چاہئے۔

آج ہمارے سماج کے سامنے دو اہم مشکلیں ہیں جو دن بدن بڑھتی ہی جارہی ہیں۔ ان میں سے ایک منشیات اور دوسری جنسی بے راہ روی ہے۔ منشیات کے استعمال کے سلسلے میں سن کی شرح بہت نیچے آگئی ہے، کم عمر بچے بھی منشیات کا استعمال کر رہے ہیں۔ ایک خبر کے مطابق ایک سرحدی شہر میں ۱۵۰ / ایسی خواتین کے بارے میں پتہ چلا ہے جو منشیات کا استعمال کرتی ہیں جبکہ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ خواتین منشیات کی لت میں نہیں پڑتی ہیں۔

لیکن کچھ اسباب کی بنا پر منشیات کی لت بچوں، نوجوانوں، جوانوں اور خواتین میں بھی پھیل گئی ہے۔ اس برائی سے مقابلہ کرنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ ہم نشہ کرنے والے افراد کو پکڑیں اور منشیات کے اسمگلروں کو پھانسی پر لٹکائیں۔ یہ ایک طریقہ ہے اور اس پر عمل بھی ہونا چاہئے۔ مگر یہ اس مشکل کا اساسی حل نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ منشیات کے استعمال کی اصل وجہ کیا ہے۔ کیا یہ بیکاری، بے دینی یا سماجی آداب و رسوم کے نہ جاننے کی وجہ سے ہے، یا پھر اس کے پیچھے ان غیر ملکی طاقتوں کا ہاتھ ہے جو یہ کہتے ہیں کہ اگر کسی ملک کے جوان منشیات میں مبتلا ہو جائیں تو اس ملک میں نفوذ پیدا کرنے کی راہ کا ایک اہم مانع ختم ہو جاتا ہے۔ ہمیں تاریخ کو نہیں بھولنا چاہئے جب انگریزوں نے چین پر تسلط جمانا چاہا تو انہوں نے پہلے یہ کوشش کی کہ چینیوں کے درمیان تریاک کو رواج دیا جائے۔ چینی اس بات کو سمجھ گئے اور انگریزوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے مگر انگریزوں نے فوجی طاقت کے بلبوتے پر چین میں تریاک وارد کر دی۔ تاریخ میں یہ واقعہ جنگ تریاک کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اور انہوں نے چین میں افیم کو داخل کر کے وہاں کے لوگوں کو افیم کے جال میں پھنسا دیا اور ظاہر ہے کہ جب کسی ملک کے جوان نشہ کے جال میں پھنس جاتے ہیں تو پھر وہ ملک دشمن کا سامنا نہیں کر پاتا۔ اسی وقت سے انگریزوں نے اس افیمی جنگ کی بنیاد ڈالی اور اب بھی مختلف شکلوں میں اس سے کام لیا جا رہا ہے۔ امریکیوں نے افغانستان پر اپنا تسلط جمایا تو یہ سمجھا جا رہا تھا کہ وہ اپنے نعروں کے مطابق منشیات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے گئے۔ لیکن اب یہ سن نے کو مل رہا ہے کہ منشیات کی کھیتی اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ امریکہ کے حقوق بشر اور فساد و منشیات سے مقابلہ کے تمام نعرے کھوکھلے ہیں۔ وہ تو فقط اپنے نفع اور نفوذ کے پیچھے ہیں اس کے لئے چاہے پوری دنیا ہی کیوں نہ نابود ہو جائے۔

ہر چیز کے سرچشمہ کو تلاش کرنا چاہئے اور اپنے جوانوں کو دین سے آگاہ کرنا چاہئے۔، دین سب سے اہم عامل ہے۔ ایک مذہبی بچہ کبھی بھی نشہ نہیں کرے گا، جب لامذہب ہو جائے گا تو نشہ کرے گا۔

دوسرا مسئلہ بیکار ہی ہے جب بیکاری پھیلتی ہے تو لوگ دیکھتے ہیں کہ اس کام میں (منشیات کی خرید و

فروش (اچھی آمدنی ہے ۔ لہذا اس کام کی تلاش میں نکل پڑتے ہیں، اور اس طرح بیکا آدمی منشیات کے جال میں پھنس جاتے ہیں ۔ اگر ہم دشمن کے پرچار کی فکر نہ کریں تو پھر ان سے کس طرح مقابلہ کرسکتے ہیں؟ بس ہمیں چاہئے کہ ہم ان علتوں کو تلاش کریں صرف معلول کو تلاش کر لینا ہی کافی نہیں ہے۔

علت کو سمجھنے کے لئے جلسہ و سیمینار وغیرہ منعقد ہونے چاہئے تاکہ اندیشمندان بیٹھ کر کوئی راہ حل نکال سکیں معمولی اور سادے مسائل کے لئے تو بڑے بڑے سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں مگر ان اہم مسائل کے حل کے لئے کسی سیمینار کا انعقاد نہیں کیا جاتا ۔

دوسری مشکل جو تیزی سے پھیلتی جارہی ہے وہ جنسی بے راہ وی ہے ، اور آج ہمارا جوان طبقہ اس جال میں پھنسا ہوا ہے ۔ کیا مختلف سڑکوں یا مختلف مقامات پر بسیجی یا غیر بسیجی گروہ، یا پولس وغیرہ کو مامور کرکے لڑکوں اور لڑکیوں کے نامشروع روابط کو روکنے سے یہ مسئلہ ختم ہے جائے گا ؟ یا یہ مسئلہ پھر کسی دوسری جگہ سے سر اٹھائے گا ؟ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ اس کا اصل ریشہ کیا ہے ۔ اس کا ایک ریشہ شادیوں کا کم ہونا ہے ، شادیاں چند چیزوں کی وجہ سے مشکل ہو گئیں ہیں ۔

1.

توقعات کا بڑھ جانا : 2.

تکلفات کا بڑھ جانا 3.

مہر کی رقم کا بڑھ جانا 4.

اخراجات کا زیادہ ہو جانا اور اسی کے ساتھ ساتھ ایک ریشہ تحریک کرنے والے وسائل کا پھیلاؤ بھی ہے ۔ کچھ جوان کہتے ہیں ان حالات میں اپنے اوپر کنٹرول کرنا بہت مشکل ہے ۔ ہم ان سے یہ کہتے ہیں کہ تم یہ چاہتے ہو کہ غیر اخلاقی فلمیں دیکھیں ، لڑکیوں سے آنکھیں لڑائیں ، غیر اخلاقی سی ، ڈی دیکھیں ، خراب قسم کے میگزین پڑھیں اور اس کے باوجود یہ کہتے ہو کہ کنٹرول کرنا مشکل ہے ۔ تم پہلے تحریک کرنے والے عوامل کو روکو۔ جب تک تحریک کرنے والے عوامل سادی شکلوں میں موجود رہیں گے (جیسے : سی، ڈی، کہ اس میں فساد کی ایک پوری دنیا سمائی ہے یا انٹر نیت کہ جس نے فساد کی تمام امواج کو اپنے اندر جمع کر لیا ہے اور دنیا کو اخلاقی و دگر جہتوں سے تباہ کر ڈالا ہے) ایک جوان کسی طرح بھی اپنے آپ کو کنٹرول نہیں کرسکتا۔

کبھی کبھی شادیوں کے موقعوں پر ایسے پروگرام کئے جاتے ہیں جو ناپاک ، تحریک کرنے والے اور غیر مشروع ہیں۔ سینکڑوں جوانوں کے دامن شادی کے انہیں پروگراموں میں آلودہ ہو جاتے ہیں۔ کیوں کہ مردو زن باہم شریک ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو نمایاں کرتے ہیں اس حالت میں کہ رقص و موسیقی کا غلبہ ہوتا ہے ۔ جوان یہ چاہتے ہیں کہ ان پروگراموں میں شرکت کریں اور بعد میں یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم سے اپنے آپ پر کنٹرول کیوں نہیں ہوتا ؟ تحریک کرنے والے عوامل کو ختم کرنا چاہئے ، شادی کی مشکلات کو آسان کرنا چاہئے ۔ بس اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ کسی نتیجہ پر پہنچیں ، تو اصلی ریشہ کے بارے میں فکر کرنی چاہئے

گوش اگر گوش تو ونالہ اگر نالہ

آنچہ البتہ بجای نرسد فریاد است

اور حالت یہ ہے کہ نہ آپ کو ان باتوں کے سننے والے افراد ملیں گے اور نہ ہی یہ باتیں بتانے والے افراد میسر ہوں

